سوال

میں لیڈی ڈاکٹر ہوں، اوراس کے ساتھ ساتھ میں ڈاکٹریٹ کی تعلیم مکمل کررہی ہوں، دیکھا گیا ہے کہ اکثر نوجوان ملازمت کرنے والی لڑکی سے شادی کرنے سے انکار کرتے ہیں چاہے وہ دین کا التزام کرتی ہو یا التزام نہ کرتی ہو، اور چاہے ملازمت والی جگہ مردو عورت کا اختلاط ہو یا نہ ہو میرے خیال میں تو میں اپنی ملازمت میں اچھی نیت رکھتی ہوں کیونکہ اس میں مسلمان عورتوں کی عفت و عصمت ہے کہ اگر لیڈی ڈاکٹر نہ ہوں تو وہ مرد ڈاکٹر کے پاس جائينگی.. میں ہر اس شخص سے شادی کرنے سے انکار کرونگی کہ جو بھی مجھے میری ملازمت سے روک دے، کیونکہ میرے خیال میں یہ میرا حق ہے، اوراس کے ساتھ میں ایک مباح اور واقعی چيز کی بات کررہی ہوں اوراگر سب اسی کو اختیار کرلیں تو پھر مسلمان نوجوان لڑکیوں کا کون پرسان حال ہوگا؟ کیا میں ان امور اور سوچ میں غلطی پر ہوں یا صحیح؟

جواب

الحمد للہ

اصل تو یہی ہے کہ عورت اپنے گھر میں رہے، اوراس کی معلقہ تمام اخراجات کی ذمہ داری اس کے نگران پر ہے چاہے وہ والد ہو یا خاوند جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

مرد عورتوں پر حاکم ہیں، اس وجہ سے کہ جواللہ تعالی نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، اوراس وجہ سے کہ انہوں نے جوان پر جواپنا مال خرچ کیا ہے {النساء (34).

اور جب بھی عورت کو اجرت پر کام کی ضرورت پیش آ جائے تواس کے لیے اس کی طبعیت کے مطابق کام کرنا جائز ہے لیکن یہ کام شرعی ضوابط کے مطابق ہو اور حرام کام اور باقی تمام خرابیوں سے خالی ہونا ضروری ہے

اس سلسلہ میں تفصیل آپ سوال نمبر (22397) اور (33710) کے جوابات کا مطالعہ کریں

جب آپ یہ سمجھ گئی ہیں کہ عورت کے اصل یہی ہے کہ وہ اپنے گھر میں ہی رہے، اوراس کا اور گھر کا نگران مرد ہے، اس کا یہ حق نہیں کہ وہ عورت کوئی اور کام کرے، چاہے وہ گھر میں ہی کیوں نہ ہو، چہ جائیکہ وہ کام ملازمت ہو مثلا جس طرح آج کل ملازمت ہوتی ہے لیکن اس صورت میں کہ اگر خاوند اسے اس کی اجازت دے تو پھر

حافظ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ہمارے علم کے مطابق تو علماء کرام کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر مسجد نہیں جا سکتی، ابن مبارک شافعی اوراحمد وغیرہ کا یہی قول ہے" انتہی

دیکھیں : فتح الباری ابن رجب (140/6).

لھذا علماء کرام کے متفقہ فیصلہ کے مطابق اگر بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر مسجد نہیں جا سکتی تو وہ ملازمت اور کام کے لیے کیسے جا سکتی ہے؟!

حنبلی کتب زاد المستقنع اوراس کی شرح الروض المربع میں ہے :

" عقد نکاح کے بعد عورت خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے آپ کو مزدوری پر نہیں لگا سکتی؛ کیونکہ اس میں خاوند کا حق فوت ہو جاتا ہے "

دیکھیں زاد المستقنع (271).

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ خاوند کو حق حاصل ہے وہ اپنی بیوی کو ملازمت کے لیے جانے سے روک سکتا ہے، اور یہ واضح ہے، لیکن یہ اس صورت میں ہے جب عقد نکاح میں یہ شرط نہ رکھی گئی ہو، لیکن اگر شرط رکھی گئی ہو کہ وہ نکاح کے بعد ملازمت کریگی، یا پھر اس کی حالت سے ظاہر ہوتا کہ وہ شادی کے بعد بھی ملازمت کریگی، مثلا وہ ملازمہ ہو اور خاوند اس پر راضی ہو یا پھر خاموشی اختیار کر لے، تو پھر اسے نکاح کے بعد روکنے کا حق حاصل نہیں

الروض المربع میں ہے :

" خاوند کو حق حاصل ہے کہ وہ بیوی کو اپنا کام کرنے سے روکے، کیونکہ اس طرح خاوند کا حق فوت ہوتا ہے؛ چنانچہ بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر کام نہیں کر سکتی، اور اگر نکاح سے قبل وہ ملازمت کرتی ہے تو یہ صحیح ہے اور لازم ہو گی "

دیکھیں : الروض المربع (365).

اور جب خاوند کے لیے بیوی کو ملازمت اور کام کرنے سے روکنے کا حق حاصل ہے، اور سوال کرنے والی اس کو سمجھتی بھی ہے، جیسا کہ ہمیں معلوم ہو رہا ہے، تو اس کو یہ حق ہے کہ وہ مشکلات اور جھگڑے سے راحت پائے اور وہ یہ شرط رکھے کہ وہ ایسی بیوی سے شادی نہیں کریگا جو ملازمت اور کام کرتی ہے، اور وہ کوئی ایسی عورت اختیار کرے جو کام نہ کرتی ہو، تا کہ وہ اپنا وقت اور جد و جھد گھر کے لیے ہی صرف کرے اور اپنے بچوں کی تربیت کرے

اور آپ کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ آپ ایسا خاوند اختیار نہ کریں جو شادی کے بعد آپ کو ایسے کام کرنے سے منع کرے جو آپ اور لوگوں کے لیے مفید ہو، ہم اللہ تعالی سے امید رکھتے ہیں کہ وہ آپ کو اس نیک و صالح نیت کا اجر و ثواب عطا فرمائیگا جس کی طرف سوال میں آپ نے اشارہ کیا ہے

اور ہم یہ بھی کہیں گے کہ ہمارے خیال میں ہر شادی کا پیغام دینے والے مرد کا یہی حال ہے کہ وہ بیوی کی ملازمت نہ کرنے کی شرط رکھتے ہوں جس کا آپ ذکر کر رہی ہیں

اگر ایسا ہو یا پھر آپ کی اس ملازمت کی بنا پر آپ کو برابری کا صحیح رشتہ نہ ملے اور شادی میں تاخیر کا باعث بنے تو ہم آپ سے ایک اہم سوال کرتے ہیں :

کیا حکمت اور عقل مندی یہی ہے کہ آپ اسی طرح شادی کے بغیر رہیں، اور آپ کی شادی کی عمر جاتی رہے اور پھر کوئی مناسب خاوند بھی نہ مل سکے جو آپ کی عزت و اور دیکھ بھال میں مبالغہ کرے، اور آپ کو طبعی کام کی طرف گھر واپس کر دے اس بنا پر کہ آپ عورتوں کا علاج کرتی ہیں ؟ !

کیا یہ معقول ہے کہ انسان اپنے آپ کو کسی ایسے معاملہ کی بنا پر نقصان دے جو واجب اور ضروری نہیں، حتی کہ اگرچہ وہ فی ذاتہ کام قابل تعریف بھی ہو، حالانکہ لیڈی ڈاکٹر کا کام کئی ایک شرعی مخالفات پر مشتمل ہے، اور پھر شرعی طور پر حرام کردہ خلوت بھی پائی جاتی ہے

خاص کر جب وہ ملازمت کے لیے جائے، یا پھر اپنی تعلیم کرنے کے لیے ڈاکٹریٹ کرے؛ تو اس کے کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی تعلیم اور کام میں مردوں کے اختلاط سے بچ سکے ؟ !

ہماری نصیحت کا خلاصہ یہی ہے کہ :

آپ اپنے شرعی واجب کو ادا کریں، اور اپنے دین اور نفس کی حفاظت کریں، اور شرعی مصلحت کو مد نظر رکھتے ہوئے گھر میں بیٹھیں، اور اپنے خاوند اور بچوں میں مشغول رہیں؛ اور اگر آپ کو ایسی شادی میسر آ جائے جس میں آپ کی خواہش عورتوں کا علاج معالجہ کرنا اور مرد ڈاکٹر حضرات سے انہیں بچانا اور بچوں اور خاوند میں مشغول ہونا شامل ہو تو یہ اچھی بات ہے، اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو آپ شرعی اور معاشرتی مصلحت کو مقدم کرتے ہوئے جلد شادی کر لیں

اللہ کی بندی آپ کسی غائب کا زیادہ انتظار مت کریں جس کے متعلق آپ کو علم ہی نہیں کہ وہ کب آئے؛ صرف آپ دین والا اور صاحب اخلاق اپنے اور حالت کے مناسب خاوند اختیار کریں

رہامسئلہ مسلمان مریض عورتوں کا تو اللہ تعالی ان کے لیے آسانی پیدا فرماتے ہوئے ان کی ضرورت بھی پوری کریگا اور ان کا علاج کریگا

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے معاملہ میں آسانی پیدا فرمائے، اور آپ کا شرح صدر کرے

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

127880